حسد .... ایک مہلک مرض

مولانا عمادالدین عندلیب
اسلامک ریسرچ اسکالر الندوہ لائبریری، اسلام آباد

''حسد'' کہتے ہیں کسی کے پاس اللہ تعالیٰ کی کوئی نعمت دیکھ کر یہ تمنا کرنا کہ اُس سے یہ نعمت چھن جائے، چاہے مجھے حاصل ہو یا نہ ہو۔ یہ ایک ایسی باطنی اور روحانی بیماری ہے جو انسان کے سینے میں کینہ، بغض اور کھوٹ کا بیج بو دیتی ہے، جس سے انسان کے تمام نیک اعمال تلف ہو جاتے ہیں، اور اُس سے اعمالِ صالحہ کی توفیق اللہ تعالیٰ چھین لیتے ہیں۔

معاشرتی زندگی کے حوالے سے مختلف مواقع پر ہادیِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی اُمت کو حسد، کینہ، بغض اور ان جیسی دیگر باطنی اور روحانی بیماریوں سے بچنے کی ہمیشہ تاکید فرمائی ہے اور آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ اتفاق و اتحاد، موافقت و یگانگت اور بھائی چارگی کی تعلیم دی ہے، چنانچہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ:

''آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ حسد نہ کرو، نہ آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ بغض رکھو، اور نہ ہی آپس میں ایک دوسرے سے قطع تعلق کرو، اور اللہ کے بندے بھائی بھائی ہو جاؤ۔'' (صحیح مسلم، ج:۴، ص:۱۹۸۳)

ایک دوسری روایت میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ:

''حسد سے بچو، کیوں کہ حسد نیکیوں کو اس طرح کھا جاتا ہے جس طرح آگ لکڑیوں کو کھا جاتی ہے۔''

اور ایک روایت میں آیا ہے کہ:

''حسد نیکیوں کے نور کو بجھا دیتا ہے۔'' (سنن ابی داؤد، ج:۴، ص:۲۷۶)

ایک اور روایت میں آتا ہے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم لوگ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ اتنے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''ابھی تمہارے پاس ایک جنتی آدمی آئے گا، تو اتنے میں ایک انصاری آئے جن کی داڑھی سے وضو کے پانی کے قطرے گر رہے تھے، اور اُنہوں

نے بائیں ہاتھ میں جوتیاں لٹکا رکھی تھیں۔ اگلے دن پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے وہی بات فرمائی، تو پھر وہی انصاری اسی طرح آئے جس طرح پہلی مرتبہ آئے تھے۔ تیسرے دن پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ویسی ہی بات فرمائی اور وہی انصاری اسی حال میں آئے۔ جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم مجلس سے اُٹھے تو حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما اُس انصاری کے پیچھے گئے، اور اُن سے کہا: ''میرا والد صاحب سے جھگڑا ہوگیا ہے، جس کی وجہ سے میں نے قسم کھالی ہے کہ میں تین دن تک اُن کے پاس نہیں جاؤں گا۔ اگر آپ مناسب سمجھیں تو آپ مجھے اپنے ہاں تین دن ٹھہرالیں؟۔'' اُنہوں نے کہا: ''ضرور!۔'' پھر حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے تھے کہ: ''میں نے اُن کے پاس تین راتیں گزاریں، لیکن میں نے اُن کو رات میں زیادہ عبادت کرتے ہوئے نہ دیکھا، البتہ جب رات کو اُن کی آنکھ کھل جاتی تو بستر پر اپنی کروٹ بدلتے اور تھوڑا سا اللہ کا ذکر کرتے اور ''اللہ اکبر'' کہتے، اور نمازِ فجر کے لیے بستر سے اُٹھتے۔ ہاں! جب بات کرتے تو خیر ہی کی بات کرتے۔ جب تین راتیں گزر گئیں اور مجھے ان کے تمام اعمال عام معمول ہی کے نظر آئے (اور میں حیران ہوا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے لیے بشارت تو اتنی بڑی دی، لیکن ان کا کوئی خاص عمل تو ہے نہیں) تو میں نے اُن سے کہا: ''اے اللہ کے بندے! میرا والد صاحب سے کوئی جھگڑا نہیں ہوا، نہ کوئی ناراضگی ہوئی، اور نہ میں نے اُنہیں چھوڑنے کی قسم کھائی، بلکہ قصہ یہ ہوا کہ میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو آپ کے بارے میں تین مرتبہ یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ: ''ابھی تمہارے پاس ایک جنتی آدمی آنے والا ہے۔'' اور تینوں مرتبہ آپ ہی آئے۔ اِس پر میں نے سوچا کہ میں آپ کے ہاں رہ کر آپ کا خاص عمل دیکھوں اور پھر اس عمل میں آپ کے نقشِ قدم پر چلوں۔ میں نے آپ کو کوئی بڑا کام کرتے ہوئے تو دیکھا نہیں، تو اب آپ بتائیں کہ آپ کا وہ کون سا خاص عمل ہے جس کی وجہ سے آپ اس درجہ کو پہنچ گئے جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بتایا؟ اُنہوں نے کہا: ''میرا کوئی خاص عمل تو ہے نہیں، وہی اعمال ہیں جو تم نے دیکھے ہیں۔'' میں یہ سن کر چل پڑا۔ جب میں نے پشت پھیری تو اُنہوں نے مجھے بلایا اور کہا: ''میرے اعمال تو وہی ہیں جو تم نے دیکھے ہیں، البتہ یہ ایک خاص عمل ہے کہ ''میرے دل میں کسی مسلمان کے بارے میں کھوٹ نہیں ہے اور کسی کو اللہ نے کوئی خاص نعمت عطا فرما رکھی ہو تو میں اس پر اُس سے ''حسد'' نہیں کرتا۔'' میں نے کہا: ''اسی چیز نے آپ کو اتنے بڑے درجے تک پہنچایا ہے۔''

(اخرجہ احمد باسناد حسن والنسائی، بحوالہ حیاۃ الصحابہؓ، ج:۲،ص:۴۵۸،۴۵۹)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''دو شخصوں کے سوا کسی پر ''حسد'' کرنا جائز نہیں: ایک وہ شخص کہ جس کو حق تعالیٰ شانہ نے قرآن شریف کی تلاوت عطا فرمائی ہو اور وہ دن رات اس میں مشغول رہتا ہو۔ اور دوسرا وہ شخص کہ جس کو حق سبحانہ وتعالیٰ نے مال و دولت کی فراوانی عطا

فرمائی ہوا اور وہ دن رات اس کو خرچ کرتا ہو۔'' (صحیح بخاری، ج:۹،ص:۱۵۴، جامع ترمذی، ج:۴،ص:۳۳۰)

اسمٰعیل بن اُمیہؒ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: ''تین چیزیں ایسی ہیں جن سے آدمی عاجز نہیں: ۱:- بدشگونی، ۲:- بدظنی، ۳:- حسد۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ: ''بدشگونی سے تجھے نجات اس طرح مل سکتی ہے کہ تو اُس پر عمل ہی نہ کر۔ اور بدظنی سے تجھے نجات اس طرح مل سکتی ہے کہ تو اُس کے بارے میں بات ہی نہ کر۔ اور حسد سے تجھے نجات اس طرح مل سکتی ہے کہ تو اپنے مسلمان بھائی کی برائی کے پیچھے مت پڑ!۔ (جامع معمر بن راشد، ج:۱۰،ص:۴۰۳)

مضارب بن حزنؒ کہتے ہیں کہ: ''حضرت علی رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا کہ لوگوں کو حضرت عثمانؓ کے قتل پر کس چیز نے اُبھارا؟ تو آپؓ نے فرمایا کہ: ''حسد'' نے۔'' (کتاب السنۃ، ج:۲،ص:۵۵۶)

امام ابن عیینہؒ فرماتے ہیں کہ: ''حسد'' وہ پہلا گناہ ہے جو آسمان پر اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کر کے کیا گیا، یعنی شیطان نے حضرت آدم علیہ السلام پر حسد کیا۔ اور یہی وہ پہلا گناہ ہے جو زمین پر اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کر کے کیا گیا، یعنی حضرت آدم علیہ السلام کے بیٹے نے اپنے بھائی پر حسد کیا اور اُس کو قتل کر دیا۔

(المجالسۃ وجواہر العلم، ج:۳،ص:۵۱)

امام اصمعیؒ فرماتے ہیں کہ: ''میں نے بنو عذرہ نامی قبیلہ میں ایک اعرابی (بدو) کو دیکھا جس کی ایک سو بیس سال عمر تھی، میں نے اُس سے پوچھا کہ تمہارے اتنی لمبی عمر کا راز کیا ہے؟ تو اُس نے بتایا کہ: ''میں نے حسد کرنا چھوڑ دیا ہے، اس لیے ابھی تک باقی (زندہ) ہوں۔'' (المجالسۃ وجواہر العلم، ج:۳،ص:۵۲)

رجاء بن حیوۃؒ کہتے ہیں کہ: ''جو کوئی موت کو اکثر یاد کرتا ہو وہ ''حسد'' اور ''خوشی'' کو ترک کر دیتا ہے۔'' (حلیۃ الاولیاء، ج:۵،ص:۱۷۳)

سفیان بن عیینہؒ کہتے ہیں کہ: ''کینہ' حسد ہی کو کہتے ہیں، جو اس سے نکلے وہ ''شر'' ہے اور جو اس میں باقی رہے وہ ''کینہ'' ہے، اور جس شخص میں حسد نام کی ذرہ سی بھی کوئی چیز ہوتی ہے، وہ صحیح سلامت نہیں رہتا۔'' (حلیۃ الاولیاء، ج:۷،ص:۲۸۴)

الغرض حسد، کینہ، بغض اور کھوٹ یہ ایسی باطنی اور روحانی بیماریاں ہیں جو اوّل تو انسان کو نیک اعمال کی طرف راغب ہی نہیں ہونے دیتیں، بلکہ اُلٹا پہلے سے جو نیک اعمال اُس نے کیے ہوتے ہیں، اُن کو بھی کو ضائع کر دیتی ہیں اور اس طرح رفتہ رفتہ انسان اعمالِ صالحہ سے دور ہوتے ہوتے معاصی اور گناہوں کی دلدل میں پھنس جاتا ہے، پھر اللہ تعالیٰ اُس سے اعمالِ صالحہ کی توفیق چھین لیتے ہیں، اور وہ کوئی نیک عمل نہیں کر سکتا۔